

کا لگدہ ہوا اور ان سب کو ہاتھی کے دیکھنے کا شوق ہوا۔ ایک اندر ہے نے
جا کر اچانک اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ دوسرے کا ہاتھ اس کے کان
پر پڑا۔ تیسرے نے اس کے متنک پر ہاتھ لگایا، چوتھے نے اس کی سوٹہ
پر ہاتھ پھیرا۔ پانچوں نے اس کے پاؤں پکڑے وغیرہ وغیرہ۔ جب وہ
اندر ہے اکٹھے ہوئے تو جس نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تھا وہ اس کو
ہمارا مانند تھت بنا نے لگا۔ جس نے کان کو چھوڑا تھا وہ اس کو ہلتا ہوا مانند
چھاج کے کہنے لگا۔ جس نے اس کے متنک پر ہاتھ ڈالا تھا وہ اس سیدھا
کہنے لگا اور سوٹہ والے نے اس کو گول بتایا۔ پاؤں والے نے اس کو
ستون جیسا موٹا بتایا۔ اس طرح وہ مختلف طور پر بیان کرنے لگے اور ایک
دوسرے کو جھوٹا کہکر جھگڑے نے لگ۔

جب ان کا جھگڑا ختم نہ ہوا تو وہاں ایک ستائکھا آدمی بھی آگیا۔
جس نے کہا کہ بے شک وہ ہمارا بھی ہے چھاج جیسا بھی اور سیدھا بھی
اور ستون کے مانند بھی۔ یہ سب سروپ اس میں ہیں اور وہ ان سب
سروپ والا ہے۔ مگر تم نے اس کے ایک ایک امگ کو چھوڑا ہے اور میں
نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اس کے سروپ کو بیان کیا ہے۔
ذماہب کے جھگڑے سب اسی طرح کے ہیں اور وہ ہی ہاتھی
والا فرق ہے۔ جیمن مت نے جیو اور اجیو کے جھگڑے کو سب سروپ سے

بیان کیا ہے اور اسی واسطے وہ ایکانت مت ہے اور باقی سب اس کو ایک طرح پر بیان کرتے ہیں۔ اور اس لئے صرف ایک مت ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ مذاہب کی چھ بڑی فتمیں اس طرح پر ہیں۔ ایک جمیں، دوسرے بودھ، تیسرا سانگھ و یوگ، چوتھے دینات و میمانا، پانچویں نیائے اور ویشیٹک، پھٹے چارواک ناستک، سانگھ اور یوگ کا ایک مت ہے کیونکہ دونوں پر نام واد کو مانتے ہیں اور وید انت و میمانا کا ایک پہلو ہے کیونکہ ان میں گیان کا ذکر ہے اور نیائے اور ویشیٹک ایک ہیں کیونکہ ان میں ارتھ باد ہے اس لئے ان کو ایک ایک میں شمار کیا ہے۔ ان جان آدمی ان کو علیحدہ علیحدہ شمار کر کے جمیں اور بودھ اور ارواک، ناستک کو مدھب ہی نہیں شمار کرتے۔ یہ ان کی غلطی ہے ان میں سے جن مذاہب ایکانت مذہب ہے باقی سب ایک مت ہیں۔ ان مذاہب کے آپس کے بروڈھ کو گھونٹنے والا صرف بھگوان کا ایک مت سیا دیا ایکانت بادمت ہے۔ جس میں سب بھرم دور ہو جاتے ہیں۔ آدم بر سر مطلب جیو کی تو صرف ایک حتم بیان کی ہے باقی رہا جیواس کی یہ پانچ فتمیں ہیں۔

۱۔ پدگل، ۲۔ وھرم، ۳۔ اوھرم، ۴۔ کال، ۵۔ گاکاش
 جیو میں یہ پانچ فتمیں اجیو کی ملا کر ان چھ کو چھ در بیہ کہتے ہیں۔

ان میں سے کال کو چھوڑ کر باقی پائچ کو پہنچاتی کائے کہتے ہیں اور جیو، اجیو، آش رو، بندھ، نر جرا، بیز اور موکش ان سات کو ۹ تو جانے کے لائق باتیں کہتے ہیں۔ اور ان میں مُن و پاپ ملانے سے یہ نو ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کا نوید ارتھ ہے ان سب کا تفصیل و توضیح ہم نے اپنی کتاب جن موت سار میں کیا ہے۔ وہاں دیکھ لیں۔ اس کے دیکھنے سے سب بھرم دور ہو جاتا ہے اور عقل کھلتی ہے۔

اس وھرم کو پالنے والے بھگوان پارس ناحل جی نے دو قسم کے کہے ہیں ایک تو شراوک اور دوسرا ہے۔ جس میں شراوک یا اگر ہستی بھی دو قسم کے ہیں ایک اور تی اور دوسرا ہے ورتی، اور تی کو پاکٹک اور ورتی کو شٹک بھی کہتے ہیں اور تی کو سادھک یا سادھو بھی کہتے ہیں۔ اور تی یا پاکٹک شراوک وہ ہوتا ہے جس نے اب تک کوئی ورست نہ لیا ہوا اور صرف جیں مذہب کا پکش ہی کرتا ہو۔ یعنی اس کامیابان طبع ابھی وھرم کی طرف جھکا ہو۔ ورتی یا شٹک شراوک وہ ہوتا ہے جو شراوک کی گیارہ پر تما میں سے کسی کو پالتا ہو اور تی وہ ہوتا ہے جو گرہست وھرم چھوڑ کر شیاطی ہو گیا ہو۔ بموجب دگمری فرقہ وہ عمریاں رہتا ہو۔ اور بموجب شوتیا بر فرقہ وہ چند کپڑے رکھتا ہو اور وھرم کو خوب طرح پالتا ہو۔ اور تی شراوک کے لئے یہ مناسب ہے کہ ورتی شراوک ہونے

کی تیاری کرے اور انہیں بھکشوں کا مکوںیش تیاگ کرے پورا تیاگ
 اس کے نہیں ہوتا یعنی (۱)۔ مانس، ۲۔ شراب، ۳۔ شہد، ۴۔ بڑھی، ۵۔
 بیل ہٹھی، ۶۔ اومر، ۷۔ کھنور، ۸۔ پا کا حصول تیاگ ہوتا ہے اتنی
 چاروں کے ساتھ اس کے تیاگ نہیں ہوتا۔ اس کے صرف بوجہار سمیکت
 ہوتا ہے۔ سچے سمیکت نہیں ہوتا۔ اس کو چاہیئے کہ وہ حقی المقدور جیو دیا بھی
 پالے۔ دو وقت صحیح شام فتح پر بیٹھی کی آنکھی روپ تو کامنڑ یا کسی اور
 ستور کا پانڈھ کرے۔ سچے دیوبھی، سچے گورو، سچے وہرم پر اعتقاد کرے۔ جل
 چھان کر بیوے، جہاں تک ہو سکے رات کو بھومن نہ کھاوے اور جس جگہ
 رہتا ہو اور وہاں بھگوان کا مندر ہو تو ہر روز اشنان کر کے سچے دیوبھی
 کا شرداہان کرنے کے لئے ہر روز صحیح جنم پر ماتما کا درشن بھی کیا کرے
 اور علاوہ ازیں اگر وہ سات نہیں (عیوب) میں سے کسی کا بھی عادی ہو تو
 اس کو بھی چھوڑنے کی کوشش کرے اور مندرجہ ذیل چودہ باتوں پر یا بہت
 سے پعمل کرنے والا ہو۔

- ۱۔ دیانداری سے روپیہ کمائنا۔
- ۲۔ جو لوگ ان سے گنوں میں بڑے ہوں ان کا ادب اور عزت
 کرنا۔
- ۳۔ راست گفتار ہونا۔

- ۳۔ دھرم ارتھ اور کام تین پر شارٹھوں میں سے ایک دوسرے کو
تناسب میں رکھ کر سیوں کرنے والا ہو۔
- ۴۔ تین پر شارٹھوں کے لائق استری اور استھان رکھنے والا ہو۔
- ۵۔ بجا والا ہو بے شرم نہیں
جس کا کھان یا ان اور چیزوں مناسب ہو۔
- ۶۔ اچھے بھلے مانسوں کے ساتھ جس کی محبت ہو۔
- ۷۔ عقلمند ہو۔
- ۸۔ احسان کا مانند والا ہو۔
- ۹۔ پاچ اندریوں کو قابو میں رکھنے والا ہو۔
- ۱۰۔ دھرم کی بات سننے میں جس کا دل لگتا ہو۔
- ۱۱۔ جودیاداں ہو۔
- ۱۲۔ پاپ سے ڈرنے والا
اور قی شراوک مندرجہ ذیل کلاسوں میں سے ایک میں ہوتا ہے:
۱۔ درشن پر تما، ۲۔ درت پر تما، ۳۔ ساماک پر تما، ۴۔ پوشدھ
پر تما، ۵۔ شچت تیاگ پر تما، ۶۔ دو میتھن تیاگ پر تما، ۷۔
برنچریہ پر تما، ۸۔ آرنیھ تیاگ پر تما، ۹۔ پر گردہ تیاگ پر تما، ۱۰۔
انومتی تیاگ پر تما، ۱۱۔ اور شست تیاگ پر تما اور قی شراوک اور قی

شراؤک میں صرف اتنا فرق ہے کہ اورتی شراؤک کا تیاگ بدوں اتنی چاروں کے ہوتا ہے اور ورتی شراؤک کامدھاتی چاروں کے زیادہ جیسے مت سار میں دیکھو۔

بیانی منی و حرم میں ہنسا، جھوٹ، چوری، زنا، پر گردہ کا جو پانچ گناہ کبیرہ کے نام سے معروف ہیں کلیجاً ترک کا نام ہے ان کو وہ معدہ اتنی چاروں کے چھوڑتا ہے۔

۱۔ من، ۲۔ پچن، ۳۔ کائے، ۴۔ کرت، ۵۔ کارت،
۶۔ انہومودنا، ۷۔ سم، ۸۔ ارجھ، ۹۔ سار بھان میں سے کسی
حالت میں اور کسی شکل میں بھی نہیں کرتا، مال و دولت، دوکان و مکان،
زروزیور، برتن کپڑے وغیرہ جو اشیاء دنیاوی کو ترک کر کے مارو پدر،
زان و اولاد وغیرہ جمل متعلقین سے قطع تعلق کر کے جھکل میں رہتا ہے۔
۲۸ مول گن پاتا ہے اور کرسوں کے رکھنے کے ۷۵ دروازے ہیں ان کو
پاتا ہے۔ پتی دوست و شمن کو مرنے جیسے کو تعریف اور مدت کو برادر
سمجھتا ہے۔ دنیاوی عیش و آرام کی خواہش نہیں کرتا۔ لذات و محسوسات
سے غصہ تکیر ریا کاری و طمع سے کلی طور پر کنارہ کر کے اپنا تام و قت دھرم
شاستروں کی تخلیم و تلقین میں اور حجوس کے بچار میں گزارتا ہے۔ اپنی
آنہا میں پر ما تما کو دیکھتا ہے۔ مگر اہوں کی طرح بھولا بھٹکا نہیں پھرتا، وہ

ایسی حالت میں رہتا ہے جس میں فعل فائل و مفہول کی تمیز نہیں رہتی، سمیک درشن، سمیک گیان اور سمیک چارتر ایک ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں سادھو، اپا وھیا ہے۔ آچارج کے درجہ سے گذرتا ہوا کیوں گیان حاصل کر لیتا ہے اور بعد ازاں سلسلہ تابع کو توڑ ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

جب بھگوان پارس ناتھ جی نے اس طرح دھرم کو درلن کیا تو کمٹھ کے چیونے آ کر بھگوان کو نمسکار کیا اور سمیک درشن گرہن کیا اور تین مل یعنی سنتے، و پرچہ اور مدد و شے رہت ہو کر ان کو جانا، پھر سات سوتا پسی یا رشیوں نے جنم میں یہ کھڑا رہتا تھا آ کر تندی پور میں بھگوان کے چرنوں کو نمسکار کیا۔ بعد ازاں اندر نے عرض کی کہ اب پھرنے کا موقعہ ہے۔ چنانچہ سوسرن کا سب سامان علیحدہ علیحدہ کیا گیا۔ اور بھگوان نے کائی کوشل، گرو، پنجال، مارو، مگدھ، اونی، مالوہ، انگ نیگ وغیرہ آریہ کھنڈ میں بھار کیا۔ بھگوان کے ساتھ دس گندھر تھے اور ۱۲ اہزار منی اور ۴۰۰۰۳ ارج کا تھی۔ ایک لاکھ شراوک اور تین لاکھ شراوکا تھیں اور دیو، دیوانگنا وغیرہ انسکھیات تھے۔ اس طرح بھگوان نے کچھ کم ستر سال گذارے آخیر سمید شکھر پر آ کر اور ایک ماہ کا جوگ دھرا اور آخر میں موکش میں گئے۔ ان کے ساتھ ۳۶ منی اور موکش کو گئے۔ ساون شدی

لے بیسا کھے پتھر میں آواگوں کو خیر باد کہہ کے سدھ ہوئے۔ دیوتاؤں نے شوکائے پر بھگوان کے شریر کو دھرا۔ اگر چندن وغیرہ جلائے اور اگنی کمار کے نکٹ سے اگنی نکلی اور بھگوان کو جسم بھشم ہو گیا۔ اور وہ را کھو دیوتاؤں نے اپنے ماتھے پر لگائی اور اس طرح ایک بزرگ کے اونٹم شریر کا خاتمہ ہوا۔

سیدر چمد

۱۹۲۱ء
اکتوبر